## عالمِ اسلام کی مایہ ناز شخصیت سعودی عرب کے مفتیِ اعظم

# سماحۃ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز کا سانحہ ارتحال

سعودی عرب کے مفتیِ اعظم، عالم اسلام کی عصر حاضر میں سب سے بلند پایہ اور سر برآوردہ علمی شخصیت، امتِ مسلمہ کے متفقہ فقیہ و محدث سماحۃ الشیخ عبد العزیز بن باز مورخہ ۱۳ مئی بروز جمعرات انتقال فرمائے گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

شیخ کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں، وہ اپنے علم و فضل، زہد و تقوی، خشیت وللّٰہیت اور جود و سخا کی وجہ سے دنیا بھر کے مسلمانوں کے دلوں میں بستے رہیں گے۔ ان جیسی شخصیتیں صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں۔ وہ بصارت سے محروم تھے۔ مگر ہزاروں اہلِ بصیرت نے ان کی صحبت سے بصیرت پائی۔ ان کی فقہی بصیرت سے قرونِ اولیٰ کے فقہاء امت کی یاد تازہ ہوگئی تھی۔ بلاشبہ لاکھوں افراد نے ان کی بصیرت کی بدولت رشد و ہدایت پائی۔ مرحوم نے ۸۹ برس عمر پائی۔ اور پوری زندگی اسلام اور مسلمانوں کی خدمت میں صرف کردی۔ انکی وفات پوری ملتِ اسلامیہ عموماً اور سعودی قوم خصوصاً ایک مشفق و مہربان اور عظیم انسان سے محروم ہوگئی ہے۔ سعودی عرب میں تو بادشاہ تک سبھی لوگ انہیں "سماحۃ الوالد الکریم" والد بزرگوار کہہ کر پکارتے تھے۔ (اللهم اغفرله وارحمه)

سوانحی خاکہ: مرحوم ذوالحجہ ۱۳۲۰ھ کو ریاض میں پیدا ہوئے۔ ۱۳۴۶ھ میں آنکھوں کے مرض میں مبتلا ہوئے اور نظر کمزور ہوگئی اور ۱۳۵۰ھ میں بینائی سے محروم ہوگئے...... آپؒ نے بچپن میں ہی قرآن پاک حفظ کر لیا اور طلبِ علم میں مشغول ہوگئے۔ اپنے دور کے بڑے بڑے علماء سے کسب فیض کیا جن میں سرِ فہرست درج ذیل ہیں۔

۱۔ الشیخ محمد عبد اللطیف آلِ شیخ۔ ۲۔ الشیخ صالح بن عبد العزیز آلِ شیخ ۳۔ الشیخ سعد بن حمد العتیق

۴۔ الشیخ حمد بن فارس ۵۔ اس وقت کے مفتی اعظم سعودی عرب سماحۃ الشیخ محمد بن ابراہیم آل شیخ۔

آخر الذکر سے خصوصاً انہوں نے دس برس تک علومِ شریعت حاصل کیے۔ ۱۳۵۷ھ میں تحصیل علم سے رسمی فراغت کے بعد قاضی متعین کر دیئے گئے۔

۱۳۷۲ھ میں ریاض منتقل ہوگئے اور "معہد الریاض العلمی" میں مسندِ تدریس پر رونق افروز ہوگئے۔ پھر جب ۱۳۷۳ھ میں شریعت کالج قائم ہوا تو وہاں فقہ و حدیث اور عقیدے کے استاذ مقرر کر دیئے گئے اور اس کے ساتھ آپؒ نے ریاض کی الجامع الکبیر میں حلقہ درس کا آغاز کر دیا جو تا حال جاری تھا۔ ۱۳۸۱ھ میں مدینہ منورہ میں اسلامی یونیورسٹی قائم ہوئی تو اس کے وائس چانسلر کے لئے حکومت کی نگاہِ انتخاب شیخ موصوف پر پڑی۔ اور ۱۳۹۰ھ میں آپؒ کو ترقی دے کر چانسلر بنادیا گیا۔ مدینہ طیبہ میں ۱۴ برس قیام کے دوران اپنے منصبی فرائض کے علاوہ مسجد نبویؐ میں درس کا سلسلہ بھی جاری رکھا، جو ان کی بہت بڑی سعادت ہے۔ زندگی بھر بے حد سرکاری و علمی مصروفیات کے باوجود آپؒ نے تقریباً ۲۲ تالیفات صدقہ جاریہ کے طور پر چھوڑی ہیں۔ جن میں بعض کئی کئی جلدوں پر مشتمل ہیں۔ آپ حیران ہوں گے کہ آنکھوں سے محروم یہ عظیم اور سعادت مند انسان بیک وقت درج ذیل مناصب اور ذمہ داریوں میں مصروف تھے۔

۱۔ ادارت البحوث العلمیہ والافتاء کے صدر ۲۔ مجلس کبار علماء (سعودی عرب میں علماء کی سب سے بڑی کمیٹی) کے ممبر

۳۔ مستقل کمیٹی برائے علمی تحقیقات وافتاء کے چیئرمین ۴۔ رابطہ عالم اسلامی کی مجلس تاسیسی کے صدر و ممبر